روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

اتوار 25 ربیع الاول ـ 1417ھ 11 ظہور 1375ہش 11 اگست 1996ء | جلد 46-81 نمبر 181

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

وہ لوگ جو (عبادت) کی حقیقت سے ہی بے خبر ہوتے ہیں۔ ان کی (عبادت) نری ٹکریں ہوتی ہیں۔ ایسے لوگ ایک سجدہ اگر خدا تعالیٰ کو کرتے ہیں تو دوسرا دنیا کو کرتے ہیں۔ جب تک انسان خدا کے لئے تکالیف اور مصائب کو برداشت نہیں کرتا۔ تب تک مقبول حضرت احدیت نہیں ہوتا۔ دیکھو دنیا میں بھی اس کا نمونہ پایا جاتا ہے۔ اگر ایک غلام اپنے آقا کا ہر ایک تکلیف اور مصیبت میں اور ہر ایک خطرناک میدان میں ساتھ دیتا رہے تو وہ غلام غلام نہیں رہتا بلکہ دوست بن جاتا ہے۔ یہی خدا تعالیٰ کا حال ہے اگر انسان اس کا دامن نہ چھوڑے اور اسی کے آستانہ پر گرا رہے اور استقلال کے ساتھ وفاداری کرتا رہے تو پھر خدا بھی ایسے کا ساتھ نہیں چھوڑتا اور اس کے ساتھ دوست والا معاملہ کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 333)

آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو

تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازہ کے لئے بلائے گئے ہو اس میں ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بد قسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اہالیانِ ربوہ کی خدمت میں ایک ضروری گزارش

موسم برسات کا آغاز ہے۔ اور شجرکاری کی مہم شروع ہونے کو ہے۔ ربوہ جو کہ ایک مرکزی شہر ہے سرسبزی و شادابی شجرکاری اور نظاروں کے لحاظ سے مثالی ہونا چاہئے اور اس کو مثالی بنانے میں آپ احباب بہترین کردار ادا کر سکتے ہیں۔ تزئین ربوہ کمیٹی اس ضمن میں خود بھی کوشاں ہے اور آپ سے بھی تعاون کی درخواست کرتی ہے۔ مختلف تنظیمیں محلہ کی سطح پر تعاون کرتے ہوئے اس موسم میں زیادہ سے زیادہ شجرکاری کریں۔ گھروں میں کم از کم دو پودے لگائے جائیں۔ محلہ کی سطح پر کمیٹی بنائی جائے جو گھروں کے پودوں کا ریکارڈ بھی رکھے اور کھلی جگہوں اور سڑکوں کے اطراف پر بھی پودے لگائے۔ اور اس امر کی مسلسل نگرانی کرے کہ ان میں سے کس قدر پودے بار آور ہوتے ہیں۔ اگلے سیزن میں اس میں اور زیادہ پودے لگانے کی سکیم بنے اور نانغے وغیرہ پر کئے جائیں تا اس طرح مسلسل جدوجہد اور محنت کے ذریعہ ربوہ میں شجرکاری اور سرسبزی کو منظم سکیم کے تحت پورا کیا جاسکے۔ یہ کام مرحلہ وار ہو تو نتائج اچھے نکل سکیں گے۔ (سیکرٹری تزئین کمیٹی)

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ قدسیہ رحمان صاحبہ بنت مکرم مولوی عزیز الرحمان خالد صاحب سابق مربی مشرقی و مغربی افریقہ کا نکاح ہمراہ مکرم سلطان احمد محمود صاحب ابن مکرم چوہدری غلام محمد صاحب دار العلوم غربی ربوہ بعوض تیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 96-7-31 کو مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے بعد عصر بیت المبارک میں پڑھا۔ عزیزہ قدسیہ رحمان مکرم میاں خوشی محمد صاحب کارکن وکالت دیوان کی پوتی ہیں اور مکرم سلطان احمد محمود صاحب اور عزیزہ قدسیہ حضرت میاں رنگ علی صاحب آف کریام کے پڑنواسے اور پڑنواسی ہیں جو نہ صرف رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تھے بلکہ انہیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ہمراہ قادیان میں کھانا کھانے کا شرف بھی حاصل ہے۔

صاحبِ ایمان کو چاہئے کہ ساری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف لگا دے

(حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

خدا تعالیٰ کی ذات کے سوا نہ کوئی ہمارا خالق نہ رازق نہ اس کے سوا علیم۔ نہ محیی۔ نہ ممیت۔ نہ سکھ دکھ دینے والا ہے بلکہ صرف خدا ہی ہے جو سب کام کرنے والا ہے۔ سجدہ۔ رکوع۔ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا ہو۔ پکارنا ہو۔ یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے سوا نہ ہو۔ دوسرے کے لئے یہ باتیں اصول ایمان تھیں جو ہم کو سکھائی گئیں۔ ملائکہ۔ کتاب اللہ۔ رسل۔ جزا و سزا پر ایمان لانا۔ تقدیر خیر و شر پر ایمان لانا۔ اپنے سب اعضاء رضائے الٰہی بلکہ صرف خدا ہی ہے جو سب کام کرنے والا ہے۔... ملائکہ پر ایمان لانا۔ اللہ تعالیٰ کی کتابوں۔ اس کے پاک رسولوں کو ماننا اور جزا و سزا پر ایمان لانا۔ اور اس امر کا ماننا کہ ہر چیز کا اس نے اندازہ کیا ہے۔ یہ ایمان کے اصول ہیں کہ اپنے عقائد کو رضائے الٰہی میں لگا دینا ایک سچے (صاحب ایمان) کا کام ہے۔ پانچ وقت کی (عبادت) ادا کرنا۔ اپنے مال میں سے ایک معین حصہ (-) ادا کرنا۔ یتیموں۔ بیکسوں اور رشتہ داروں کی خبر گیری کرنا۔ رنج و راحت۔ بیماری۔ تندرستی۔ دکھ سکھ غریبی۔ امیری۔ مقدمہ۔ مقابلہ۔ عسر یسر۔ صلح۔ عداوت میں خدا تعالیٰ کی رضا کو ہاتھ سے نہ دینا۔ یہ پاک اور مبارک اصول ممکن تھا کہ بھول جاتے۔ جس طرح اور قومیں اپنی کتابیں کھو بیٹھیں۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ کا فضل اس کا کمال احسان ہوا کہ ایمان۔ عقائد۔ اخلاق فاضلہ کے سکھانے کے لئے اور اصلاح نفس اور تہذیب کے لئے وہ وقت پر اور عین ضرورت کے وقت پر اپنے پاک بندے پیدا کرتا رہتا ہے۔ بڑے ہی بد قسمت ہیں وہ لوگ جن کو خبر تو ہوتی ہے مگر وہ اپنی کسی خطاکاری کے برے نتیجے کی وجہ سے اس کو شناخت نہیں کر سکتے۔

غرض اس آیت میں خدا تعالیٰ اس کی فطرت کے لحاظ سے جو انسان میں ہے ارشاد فرماتا ہے کہ میری نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی ہیں۔ (-) خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والا آسمانی اور پاک علوم سے دلچسپی رکھنے والا جیسی زندگی بسر کر سکتا ہے اس سے بہتر اور افضل وہم میں بھی نہیں آ سکتی۔ منافق کا نفاق جب ظاہر ہوتا ہے تو اس کو کیسی شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ جھوٹ بولنے والے کے جھوٹ کے ظاہر ہونے پر وعدہ خلافی

باقی صفحہ 7 پر

ایمان کے بعد ضروری ہے کہ انسان دکھ اٹھاوے۔ بغیر اس کے ایمان کا کچھ مزا نہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

11- ظہور 1375 ھش   11 - اگست 1996ء

بدظنی اور غضب سے بچیں

دنیا میں فساد پیدا کرنے والی دو باتیں ایسی ہیں جن سے بچا جا سکتا ہے۔ ایک بدظنی اور دوسرے غضب۔ جہاں تک بدظنی کا تعلق ہے کہا جا سکتا ہے۔ کہ جب بھی کوئی واقعہ ہوتا ہے تو انسان اس کے متعلق سوچنا شروع کر دیتا ہے اور یہ سوچ دو پہلوؤں پر چل نکلتی ہے۔ اسے اچھے خیالات بھی آتے ہیں۔ اور برے خیالات بھی۔ اگر اس کی کوئی چیز چوری ہو گئی ہے تو ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ اس کے سامنے اس طرح آئیں کہ شائد انہوں نے چوری کی ہو۔ وہ یہ بھی سوچے گا کہ ممکن ہے کہ ان لوگوں نے چوری نہ کی ہو۔ اور وہ یہ بھی سوچے گا کہ ممکن ہے ان لوگوں نے چوری کی ہو۔ گویا کہ یہ دونوں پہلو اس کے سامنے آتے ہیں۔ اگر وہ صرف یہ سوچے کہ ان لوگوں نے چوری نہیں کی تو کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں۔ ہو سکتا ہے انہوں نے چوری کی ہو۔ لیکن چونکہ یہ شخص سمجھتا ہے کہ انہوں نے چوری نہیں کی اس لئے بات آگے نہیں بڑھے گی۔ اس کی چیز تو اسے واپس نہیں ملے گی لیکن بات بھی آگے نہیں بڑھے گی۔ اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ ان لوگوں نے چوری کی ہو گی تو اس کے بھی دو پہلو ہیں۔ چوری کی ہو گی تو وہ چیز ان سے واپس لی جائے اور زبردستی واپس لی جائے۔ اور چوری نہ کی ہو گی تو جانے دیا جائے چھوڑ دیا جائے۔ انہیں کچھ نہ کہا جائے۔ بہرحال انسان کی سوچ اس کی راہیں متعین کرتی ہے۔ اور اگر یہ سوچ مثبت ہو تو اس کی راہیں مثبت ہوں گی۔ اور اگر سوچ منفی ہو تو یقیناً اس کے نتائج بھی منفی نکلیں گے۔

اسی طرح غضب ہے۔ بعض اوقات اخبارات میں یہ خبر چھپتی ہے کہ بازار میں دس پیسے پر جھگڑا ہوا اور بات بڑھتے بڑھتے مار پیٹ بلکہ قتل تک منتج ہوئی۔ یہ ہے غضب کا نتیجہ۔ دس پیسے کوئی چیز نہیں۔ دس روپے بھی ہوں تو کیا بات ہے۔ لیکن چونکہ بات غلط طریق پر کی گئی اور انسان مغلوب الغضب ہو گیا اس لئے اس نے اس بات کو یہاں تک پہنچا دیا کہ مار پیٹ شروع ہو گئی۔ بلکہ بعض اوقات تو قتل کا اقدام بھی ہو جاتا ہے۔ یہ اس رقم کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ بلکہ باتوں ہی باتوں میں شدت آنے کی وجہ سے اور غضب کے اظہار کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اگر اس طرح غضب کا اظہار کیا جائے۔ تو بات چاہے کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو اس کا نتیجہ خطرناک نکلتا ہے۔ انسان بھڑک اٹھتا ہے اور اسے یہ بھول جاتا ہے کہ وہ کس بات کے لئے دست و گریباں ہے۔ پس دست و گریباں ہونا اس کے سامنے ہوتا ہے اور وہ اپنی برتری ثابت کرنے کے لئے اپنے غضب کو اس حد تک لے جاتا ہے کہ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے مار پیٹ بلکہ قتل نتیجہ نکلتا ہے۔ اسی طرح بعض اوقات بڑوں کو۔ بچوں پر بھی غصہ آ جاتا ہے۔ غصہ آنا کوئی ایسی بات نہیں۔ بات ٹھیک نہیں ہو گی تو غصہ تو آئے گا۔ لیکن غصہ کی حدود کیا ہونی چاہئیں۔ یہ ہے عقل مندی کا تقاضا۔ سکولوں میں بھی اکثر ہوتا ہے کہ استاد نے کسی غلطی پر طالب علم کو سزا دینی چاہی اور سزا دیتے دیتے وہ مغلوب الغضب ہو گیا اور ضرورت سے زیادہ مار پیٹ بیٹھا۔ پس غضب بھی ایک ایسی چیز ہے۔ جو انسان کو اپنے آپے سے باہر کر دیتی ہے۔ اور پھر اصل مقصد بھول جاتا ہے اور تشدد کا راستہ اختیار کرتے ہوئے بات کہیں سے کہیں نکل جاتی ہے۔

بدظنی سے بھی نقصان ہوتا ہے اور غضب سے بھی اور یہ دونوں باتیں ایسی ہیں کہ اگر ہم ان پر غور کریں تو ان سے بچا جا سکتا ہے۔ سوچیں اور خوب سوچیں۔ لیکن مثبت پہلو پر سوچیں۔ غصہ آئے اور بے شک آئے۔ لیکن حدود کے اندر رہا جائے۔ اگر انسان کو کسی بات پر بھی غصہ نہ آئے تو کہا جا سکتا ہے کہ اس میں فطرت کا ایک پہلو مفقود ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا ہے کہ اگر کسی بات پر بھی غصہ نہ آئے تو وہ انسان تو شائد بکری کی مانند ہو گا۔ لیکن غصہ کو اپنی حدود میں رکھنا یہ ہے اصل بات جس پر انسان کو غور کرنا چاہئے۔ حدود کے اندر غصہ بالکل ٹھیک ہے مگر حدود سے آگے بڑھا ہوا غصہ اپنے آپ کو بھی نقصان پہنچاتا ہے اور دوسروں کو بھی۔

کام کی عظمت سمجھ کر کام کرنا چاہئے
مشکلیں پیش آئیں تو ان سے نہ ڈرنا چاہئے
لمحہ لمحہ زندگانی کا خدا کی دین ہے
موت سے پہلے کسی صورت نہ مرنا چاہئے

ابو الاقبال

○

ہر قدم پر محبتوں کے ریاض
زیست کم ظرف اور جنوں فیّاض

کاش اپنے مرض کی بھی تشخیص
نبض اپنی سے کر سکے نبّاض

کٹ گیا ان سے پیار کا رشتہ
بدگمانی ہی بن گئی مقراض

جو کبھی کر سکا نہ پہلو تہی
بزم میں کر گیا وہی اعراض

کون آئے گا تیرے پاس اے دل!
اے محیطِ احاطۂ امراض

عشق کا تو کوئی علاج نہیں
دیکھ لی ہم نے حکمتوں کی بیاض

تھا تو شیریں مزاج ہی ناہیدؔ
دوست کیوں اس سے ہو گئے ناراض

عبدالمنان ناہیدؔ

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ بمقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

سالانہ ریلی واقفین نو (شیخوپورہ شہر)

○ مورخہ 12، 13- جون 1996ء کو شیخوپورہ شہر کی دوسری سالانہ ریلی منعقد ہوئی۔ اس ریلی میں بچوں کی عمروں کے لحاظ سے انہیں اول، دوم اور سوم معیاروں میں تقسیم کر کے ان کے مابین مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے جو بہت دلچسپ رہے۔

ریلی کا افتتاحی پروگرام تلاوت کلام الٰہی سے شروع ہوا جو عزیزم رضوان احمد طاہر نے کی ترجمہ عزیزم ولید احمد نے پڑھ کر سنایا۔ عزیزم عطاء الرؤف نے نظم پیش کی اس کے بعد صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ضلع شیخوپورہ نے افتتاحی خطاب کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے بچوں کو اور والدین کو دیگر نصائح کرنے کے علاوہ احمدیہ ٹیلی ویژن کی نعمت سے بھرپور استفادہ کرنے کی تلقین کی۔

اختتامی تقریب میں مکرم ناصر احمد صاحب طاہر (نمائندہ وکالت) نے مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے واقفین نو بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور اختتامی خطاب کیا۔ سال کا بہترین وقف نو کا انعام عزیزم ولید احمد نے حاصل کیا۔ جبکہ بہترین ٹیچر کے انعام کی حقدار محترمہ راعنا الماس صاحبہ قرار پائیں۔

اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں مکرم سیکرٹری صاحب ضلع، محترمہ صدیقہ قیصرہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالباسط صاحب بٹ (ٹیچرز انچارج) اور ان کی معاونات مکرمہ فوزیہ خالد صاحبہ مکرمہ راعنا الماس صاحبہ، مکرم مومنہ ناہید صاحبہ اور مکرمہ شاہدہ ناصر صاحبہ نے بڑی محنت اور کوشش سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزاء عطا فرمائے۔

(وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

حضرت امام جماعت الثانی نے خطبہ فرمودہ 9 مارچ 1956 میں لڑکیوں میں دین کی خدمت کے جوش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

اس وقت بیت میں جو عورتیں بیٹھی ہیں میں انہیں بھی توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں اور بچپن سے ہی بچوں کے کان میں یہ ڈالنا شروع کر دیں کہ بڑے ہو کر انہوں نے دین کی خدمت کرنی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ بڑے ہو کر انہیں دین کی خدمت کا احساس رہے گا۔ کچھ عرصہ ہوا کالج کی ایک سٹوڈنٹ ہمارے گھر آئی اس نے مجھے ایک رقعہ دیا۔ اس میں لکھا تھا کہ میں دین کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کرنا چاہتی ہوں۔ میں نے کہا بی بی لڑکیاں زندگی وقف نہیں کر سکتیں کیونکہ واقف زندگی کو گھر سے باہر رہنا پڑتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات اسے ملک سے بھی باہر جانا پڑتا ہے اور لڑکیاں اکیلی باہر نہیں جا سکتیں۔ ہاں اگر زندگی وقف کرنا چاہتی ہو تو کسی واقف زندگی نوجوان سے شادی کر لو۔ وہ خاموش ہو کر چلی گئی میری بیوی کی ایک ہم جماعت کو یہ بات معلوم ہوئی تو وہ کہنے لگی کہ میں نے اس سے پہلے نیت کی ہوئی تھی کہ میں اپنی زندگی دین کے لئے وقف کروں گی لیکن اس نے پہل کر لی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان کئے کہ اس کی شادی ایک غیر ملکی واقف زندگی نوجوان سے ہو گئی۔ اب دیکھو نیک نیتی کیسے اچھے پھل لاتی ہے۔ پھر ایک دن ایک اور لڑکی روتی ہوئی میرے پاس آئی اور اس نے کہا کہ میں کسی واقف زندگی نوجوان سے شادی کرنی چاہتی ہوں۔ لیکن میرے والد اس میں روک بن رہے ہیں اور وہ میری شادی واقف زندگی سے نہیں کرنا چاہتے۔ میں حیران ہوں کہ ان کے اندر کس قسم کا اخلاص پایا جاتا ہے۔ میں نے مولوی ابوالعطاء صاحب کو کہا کہ وہ اس کے والد کو سمجھائیں۔ آخر چند دنوں کے بعد وہ پھر آئی اور اس نے کہا کہ میرا والد ایک واقف زندگی سے میری شادی کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ چنانچہ اس کی شادی ہو گئی۔ شادی کے بعد وہ پھر ایک دن روتی ہوئی میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرا باپ کہتا ہے کہ تو اپنے خاوند کے ساتھ باہر گئی تو میں تمہاری شکل تک نہ دیکھوں گا۔ میں نے کہا میں بیمار ہوں تمہارے رونے کی وجہ سے میرا دل گھبراتا ہے۔ اس لئے تم خود ہی کچھ کرو اور اپنے والد کو کسی نہ کسی طرح راضی کر لو۔ بعد میں میں نے پھر مولوی ابوالعطاء صاحب سے کہا اور انہوں نے کوشش کر کے سمجھوتہ کروا دیا۔

اب دیکھو وقف زندگی ایک جہاد ہے اور جہاد کا عورتوں کو براہ راست حکم نہیں۔ واقف زندگی نوجوانوں کو غیر ممالک میں جانا پڑتا ہے اور لڑکیاں اکیلی باہر نہیں جا سکتیں۔ اس لئے اس قسم کی قربانی کا انہیں براہ راست حکم نہیں۔ لیکن جب لڑکیوں میں دین کی خدمت کا جوش پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ ان کی خواہش پوری ہو جاتی ہے۔

(یہ خطبہ الفضل 25 مارچ 1956ء میں شائع ہوا)

حضرت مولوی عبداللہ بوتالوی

(مزید کوائف)

عربی کے علاوہ آپ کو فارسی زبان سے بھی مس تھا بلکہ فارسی زبان پر تو آپ کو کافی عبور حاصل تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے آپ کو فارسی زبان سے عشق ہے۔ گلستاں بوستاں آپ کو قریباً ازبر ہی تھیں۔ اکثر شیخ سعدی کی سبق آموز داستانیں اور حکایات اور اشعار ہمیں سنایا کرتے غرض فارسی اشعار کا ایک اچھا خاصہ ذخیرہ آپ کے پاس تھا جن کا اظہار وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا۔ مجھے بھی آپ نے کئی دفعہ فرمایا کہ میں بھی آپ سے کچھ فارسی سیکھ لوں۔

"حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے زمانہ کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کے زمانہ میں بھی آپ متعدد بار قادیان آکر آپ کے درس کلام الٰہی سے فیضیاب ہوتے رہے جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے آپ خوشنویس بھی تھے۔ اسی تعلق میں ایک واقعہ کا ذکر مناسب خیال کرتا ہوں۔

"یہ امر محتاج ذکر نہیں کہ حضرت امام جماعت الاول کو علمی کتب کا بڑا شوق تھا جہاں بھی آپ کو کسی خاص علمی کتاب کا علم ہوتا آپ اسے بڑی قیمت دے کر بھی حاصل کرتے۔ چنانچہ آپ کے اس شوق کے پیش نظر یا آپ کی ظاہر کردہ خواہش کے پیش نظر ایک نایاب کتاب جو آپ کو بہت پسند تھی اس کا قلمی نسخہ نہایت خوش خط لکھ کر والد صاحب نے تیار کیا اور آپ کی خدمت میں پیش کیا جسے دیکھ کر حضرت امام جماعت اول نہایت خوش ہوئے اور بڑی قدر دانی کے جذبات کے ساتھ اس کو قبول فرمایا۔

"مرکز کے ساتھ آپ کو جو انس تھا وہ آپ کے اس عمل سے ظاہر ہے کہ باوجود اس کے کہ عرصہ دراز تک آپ کی ملازمت سرگودھا میں رہی اور یہ مقام اب گویا گھر کی طرح تھا۔ مگر قادیان کے ہوتے ہوئے کبھی یہ خیال بھی نہ آیا کہ سرگودھا میں کوئی مستقل رہائش کی جگہ بنائیں آپ نے اگر کوئی مکان بنایا تو وہ قادیان ہی میں بنایا۔ یہ زمانہ 1925ء کا تھا۔ آپ کا عرصہ ملازمت ابھی کافی باقی تھا مگر اس خیال سے کہ قادیان ہی ہماری زندگی کا محور ہے اپنی اور اپنی اولاد کی مستقل رہائش کی طرح وہیں ڈال دی اس زمانہ میں جو جگہ آپ نے مکان کے لئے خریدی وہاں کوئی آبادی نہ تھی سارے محلہ دار البرکات میں کل دو تین ہی مکان تھے۔ باقی سب جگہ خالی پڑی تھی یا کھیتی باڑی کے کام آتی تھی' ایسے حالات میں وہاں کی رہائش خطرہ سے خالی نہ تھی اور بہت دفعہ ان کو مشکلات کا سامنا بھی ہوا۔ مگر خدا کے وعدوں پر آپ کو کامل یقین تھا کہ وہ وقت دور نہیں ہے کہ یہ سب جگہ احمدیت کے پروانوں سے آباد ہو جائے گی اس لئے ایسا قدم اٹھانے میں آپ نے ذرا تامل نہ کیا۔ اسی طرح (نقل مکانی کے بعد پاکستان میں بھی جب مسئلہ ان کے سامنے پیش آیا کہ اب رہائش کس جگہ اختیار کی جائے اس وقت بھی آپ کے ان ہی روحانی جذبات نے کام کیا۔ بہت بے سروسامانی کا عالم تھا کافی بھاگ دوڑ کی بہت سے پرانے تعلقداروں سے اور رشتہ داروں سے ملاقات کی۔ کئی ہمدردوں نے ہر قسم کی سہولت کے سامان بھی پیش کئے مگر مرکز سے دور کسی جگہ طبیعت کو سکون نہ ملا اور آخر کار اپنے آقا کے قدموں میں ہی رہائش کو ترجیح دی۔

(عبادت) کے لئے حتی الوسع آپ بیت الذکر میں تشریف لے جاتے اور بہت کم گھر میں عبادت ادا کرتے۔ بیت الذکر میں اگر صبح یا شام کے وقت کوئی درس کا سلسلہ ہوتا تو اس میں ضرور شامل ہوتے طبیعت کے لحاظ سے آپ بہت سادہ اور متحمل مزاج تھے دینی غیرت آپ میں بہت تھی مگر ویسے کسی کو غصہ ہوتے بہت کم دیکھا گیا' اللہ تعالیٰ کے احسانات پر ہمیشہ قانع اور مطمئن نظر آتے تھے۔ عام زندگی آپ کی کوئی ایسی آسودہ حال والی تو نہ تھی مگر بڑے ہی سکون والی تھی آپ اکثر اپنی والدہ محترمہ کا ذکر فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ میری والدہ اکثر یہ دعا کیا کرتیں کہ خدایا کسی چیز کی "تھوڑ" کمی نہ دکھانا۔ چنانچہ فرماتے کہ ہمارے ساتھ خدا تعالیٰ کا سلوک کچھ ایسا ہی رہا ہے کہ اس نے ہمیشہ ہماری ہر ضرورت کو پورا کیا اور اچھے رنگ میں پورا کیا اور اس طرح ہمیں کبھی بھی کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہوئی۔ نیز فرمایا کرتے کہ ہمیں اس امر کی بھی خوشی ہے کہ خدا تعالیٰ نے حق حلال کی کمائی سے ہمیں حصہ دیا ہے اور اسی میں خدا تعالیٰ ہمیشہ برکت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا سلوک بھی آپ کے ساتھ نرالا ہی تھا اور اس کے انعامات آپ پر اور آپ کے خاندان پر بے شمار ہیں۔ آپ کا وجود ایسا تھا جیسے آپ خاندان کا ایک ستون ہیں جس کے گرد جملہ افراد خاندان متحد ہوئے بیٹھے تھے نئے اور پرانے تعلقات کا آپ ایک سنگم تھے اب آپ کے وجود کی حقیقی قدر اور برکت زیادہ واضح ہو کر سامنے آنے لگ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت فرمائے اور نیکی کے اس بیج کو ترقی دے جو آپ کے ذریعہ سے بویا گیا۔ آپ نے اپنے اقرباء کو آرام پہنچانے میں کبھی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اب اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ان کی نیک خواہشات اور نیک ارادوں کو پورا

باقی صفحہ 7 پر

ایک اچھی بات

راستے میں اگر کوئی ایذا دینے والی چیز ہو تو اسے ہٹا دینا چاہئے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے)

اطفال کی تربیت

"اطفال کے لئے میں نے ضروری قرار دیا ہے کہ انہیں موٹے موٹے دینی مسائل سکھائے جائیں اور وہ باتیں بتائی جائیں جو مذہب کی بنیاد ہوتی ہیں۔ اسی طرح میرا مقصد اطفال الاحمدیہ کے قیام سے یہ ہے کہ کھیل کود میں بچوں کی نگرانی کی جائے۔ یہ نہیں کہ انہیں کھیل کود سے روکا جائے۔ بلکہ کھیل کود کے نامناسب اور گندے اثرات سے انہیں بچایا جائے۔ مثلاً بعض دفعہ جب کسی لڑکے سے ہٹ نہیں لگتی تو ہاکی یا بیٹ کو گالی دے دیتا ہے۔ بعض دفعہ بال کو گالی دے دیتا ہے۔ بعض دفعہ فیلڈ کے متعلق کوئی ناشائستہ لفظ اپنی زبان سے نکال دیتا ہے... اب یہ ایک نقص ہے جس کو دور کرنا خدام الاحمدیہ کا فرض ہے۔ اور ان کا کام ہے کہ وہ بچوں کو اپنی نگرانی میں کھلائیں اور ... دیکھیں کہ ... گالی تو نہیں دیتے اور اگر دیں تو اس کا تدارک کریں۔ دوسرے اس تنظیم کے ماتحت اطفال الاحمدیہ میں سے ہر ایک کو کھیلنے کا موقعہ مل سکے گا۔ اب تو کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ امراء کے لڑکے آپس میں مل کر کھیلنا شروع کر دیتے ہیں اور غرباء کو اپنے اندر شامل نہیں کرتے۔ مگر اس تنظیم کے ماتحت غرباء کو بھی کھیلوں میں شریک کیا جا سکے گا اور اس طرح ان کے دلوں میں بھی یہ احساس پیدا ہو گا کہ وہ قوم کا جزو اور اس کا ایک حصہ ہیں۔ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ جو لڑکے کھیلوں میں حصہ نہیں لیتے وہ اس لئے حصہ نہیں لیتے کہ کھیلنا نہیں چاہتے بلکہ کئی اس لئے کھیلوں میں شریک نہیں ہوتے کہ امراء انہیں حقارت کی وجہ سے اپنے اندر شامل

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ابراہیم علیہ السلام

رتی الانبیاء میں مکرمہ امتہ الرفیق ظفر صاحبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں سوال جواب کے انداز میں لکھتی ہیں:-

س اس زمانے میں عراق کے بادشاہ کا کیا لقب تھا؟

ج اس زمانے میں عراق کے بادشاہ کا لقب "نمرود" تھا

س نمرود کون تھا؟

ج نمرود کے متعلق عربی انسائیکلو پیڈیا میں لکھا ہے۔ نمرود کلدانی قوم کا بادشاہ تھا اور وہ ابن کوش بن حام ہے اس کا ذکر عربوں کی کتب میں مذکور ہے اور یہ نمرود حضرت ابراہیمؑ کا مخالف تھا مشہور ہے کہ اس کو شکار کا بہت شوق تھا۔

(بحوالہ الفضل 28 ستمبر 1981ء)

س دینی لحاظ سے بادشاہ کی کیا حیثیت تھی؟

ج نمرود بادشاہ محض دنیوی حکمران نہ تھا بلکہ دینی لحاظ سے وہ اپنے آپ کو ہر ایک چیز کا مالک بلکہ رب سمجھتا تھا۔ اس کے اعمال کے خلاف کوئی اعتراض کا حق نہ رکھتا تھا۔ اس کا ہر فیصلہ قطعی ہوتا تھا۔ رعایا بھی اسے دوسرے دیوتاؤں کی طرح اپنا معبود مانتی تھی۔ بادشاہ خود سورج کا پرستار تھا اور سورج ان کا سب سے بڑا دیوتا تھا۔

س بادشاہ وقت نمرود اور حضرت ابراہیمؑ کے درمیان کیا مباحثہ ہوا؟

ج حضرت ابراہیمؑ کے بتوں کو ریزہ ریزہ کرنے کی خبر بادشاہ وقت نمرود کے کانوں تک جا پہنچی۔ خود حضرت ابراہیمؑ کے باپ نے بھی بادشاہ کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ تب بادشاہ نے حضرت ابراہیمؑ کو بلا بھیجا اور اسے تباہ کرنے کی دھمکی دی۔ آپ نے فرمایا۔ زندہ کرنے والا اور مارنے والا خدا تعالیٰ ہے۔ تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے چونکہ نمرود خدائی کا دعویدار تھا اس نے غصہ بھرے لہجے میں کہا کہ زندہ کرنا اور مارنا میرے اختیار میں ہے یعنی آبادی اور ویرانی میرے قبضہ میں ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کو علم تھا کہ نمرود اور اس کی قوم کا یہ عقیدہ ہے کہ تمام حیات سورج پر منحصر ہے لیکن اگر یہ سچ ہے کہ بادشاہ موت اور حیات پر قدرت رکھتا ہے تو پھر سورج اس کا ماتحت ہوا۔ اس لئے حضرت ابراہیمؑ نے کہا ایسا ہے تو سورج کو مشرق کی بجائے مغرب سے نکال کر دکھاؤ۔ اس پر وہ بادشاہ لاجواب ہو گیا اور مبہوت رہ گیا۔

اگر بادشاہ نمرود یہ کہتا کہ میں سورج کو مشرق سے نکالتا ہوں تو سورج کی خدائی کو جواب مل جاتا اور اگر یہ کہتا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا تو اس کا اپنا خدائی کا دعویٰ جھوٹا ثابت ہو جاتا۔ اس لئے وہ خاموش ہو گیا اور کوئی جواب نہ دیا۔

س نمرود بادشاہ حضرت ابراہیمؑ کے اس سوال پر کہ "تو سورج کو مغرب کی طرف سے لے آ" خاموش کیوں ہو گیا تھا؟

ج بادشاہ اور اس کی قوم سورج کی پرستش کرتی تھی۔ سورج ان کا سب سے بڑا دیوتا سمجھا جاتا تھا۔ اور اس کو ہر قسم کی کامیابی اور ناکامی، ترقی اور تنزل نفع اور نقصان کا اصل باعث قرار دیا جاتا تھا۔ چنانچہ نیلسنز انسائیکلو پیڈیا زیر لفظ بلونیا میں لکھا ہے کہ میرے ڈاک ان کا بڑا خدا تھا جسے سورج کی شعاع یا دن کی روشنی سمجھا جاتا تھا اور اسے بنی نوع انسان کی ترقی اور تنزل کا اصل باعث قرار دیا جاتا تھا۔ اس کا نام بعل یعنی آقا بھی تھا۔ اس کے علاوہ ان کا ایک بت شمس تھا یعنی سورج دیوتا۔

جب حضرت ابراہیمؑ اور بادشاہ وقت کے درمیان فی ربّہٖ کے متعلق بحث ہوئی اس وقت دن کا وقت تھا اور سورج چڑھا ہوا تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ اس سورج کو پیچھے لے جا یا یہ کہا کہ اسے مغرب سے چڑھا لا۔ اور اس سورج پر اپنی حکومت قائم کر کے دکھا۔ کیونکہ میرے خدا تعالیٰ کا تو یہ قانون ہے کہ وہ سورج کو مشرق سے چڑھاتا ہے اور اس طرح دنیا کو نفع پہنچتا ہے۔ اور اگر دنیا کا نفع نقصان تمہارے ہاتھ میں ہے تو پھر سورج کیا کرتا ہے۔ اگر وہ بادشاہ حضرت ابراہیمؑ کو یہ جواب دیتا کہ میں نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتا اور نہ ہی ترقی اور تنزل میرے ہاتھ میں ہے بلکہ سورج کے ہاتھ میں ہے تو اس کا "میں ہی زندہ کرتا اور میں مارتا ہوں" کا دعویٰ باطل ہو جاتا اور اگر وہ یہ کہتا کہ میں ہی سارے امور بجالاتا ہوں اور نفع و نقصان بھی میرے ہاتھ میں ہے سورج کے اختیار میں نہیں تو ساری قوم اس کی دشمن ہو جاتی اور اس وجہ سے وہ کوئی جواب نہ دے سکا۔ اور مبہوت رہ گیا۔ اس طرح حضرت ابراہیمؑ کی زبان سے نمرود پر خدا تعالیٰ کی حجت پوری ہو گئی۔

س حضرت ابراہیمؑ نے بادشاہ نمرود سے مناظرہ کر کے کیا ثابت کر دکھایا۔

ج حضرت ابراہیمؑ نے بادشاہ وقت اور قوم کے سامنے یہ بات روشن کر دی کہ ربوبیت اور الوہیت کا حق صرف خدا تعالیٰ کو حاصل ہے اور کسی بڑے سے بڑے شہنشاہ کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس کی برابری اور ہمسری کا دعویٰ کرے۔ کیونکہ وہ اور تمام دنیا خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے۔

س کیا طالمود میں بھی اس بحث کا ذکر ملتا ہے؟

ج جی ہاں طالمود میں بھی اس بحث کا ذکر ہے۔ لیکن طالمود اور قرآن مجید کے بیان میں فرق ہے۔ قرآن مجید میں زندہ کرنے اور مارنے کا ذکر پہلے ہے اور سورج کے تبدیل کرنے کا ذکر بعد میں آتا ہے لیکن طالمود میں سورج کی تبدیلی کا ذکر پہلے ہے اور احیاء و اماتت کا بعد میں۔ طالمود میں لکھا ہے کہ

جب حضرت ابراہیمؑ نمرود بادشاہ کے سامنے پیش ہوئے تو اس نے آپ کو کہا تو بتوں کی پوجا کیوں نہیں کرتا۔ اس نے کہا جن کو آگ جلا دیتی ہے۔ ان کی کیا پوجا کروں۔ اس نے کہا پھر آگ کی کیوں نہیں کرتا انہوں نے کہا جسے پانی بجھا دیتا ہے اس کی کیا پوجا کروں۔ اس نے کہا پھر پانی کی کیوں نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا پانی کو تو بادل لاتا ہے اس نے کہا پھر بادلوں کی کیوں نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا ان کو ہوا اڑا لے جاتی ہے۔ اس نے کہا پھر ہوا ہی کی کر۔ انہوں نے کہا کہ انسان اس سے بھی بچاؤ کر لیتا ہے۔ اور بچ جاتا ہے اور وہ اس پر غالب نہیں آتی۔ اس نے کہا پھر مجھے پوجو۔ کیونکہ میں انسانوں کا خدا ہوں۔ انہوں نے کہا تمہارے اختیار میں تو کچھ بھی نہیں اگر تو خدا ہے تو پھر سورج کو مغرب سے نکال کر دکھا۔

س بادشاہ وقت اور قوم ابراہیمؑ جب حضرت ابراہیمؑ کے دلائل ہستی باری تعالیٰ سن کر لاجواب ہو گئی تو انہوں نے کیا فیصلہ کیا؟

ج بادشاہ اور اس کی قوم حضرت ابراہیمؑ کے دلائل سن کر لاجواب ہو گئے۔ صراط مستقیم کو اختیار کرنے کی بجائے وہ حق سے منحرف ہی رہے بلکہ غیظ و غضب میں مزید بڑھ گئے اور سب نے یہ متفقہ فیصلہ کیا کہ بتوں کی توہین و تذلیل کرنے کے باعث ابراہیمؑ کو دہکتی ہوئی آگ میں جلا دینا چاہئے۔ اور اپنے معبودوں کی مدد کرنی چاہئے

فلسطینی ربیوں کے لٹریچر میں لکھا ہے کہ جب نمرود نے حضرت ابراہیمؑ کو جلانے کا حکم دے دیا۔ ایک لکڑیوں کا انبار پانچ گز مربع جمع کیا گیا اور اس کو آگ لگائی گئی اور ابراہیمؑ کو اس میں ڈالا گیا۔

اور بعض جگہ یہ واقعہ یوں لکھا ہے کہ نمرود اور قوم نے ابراہیمؑ کی سزا کے لئے ایک مخصوص جگہ بنوائی اور اس میں مسلسل کئی روز آگ دہکائی گئی حتیٰ کہ اس کے شعلوں سے قرب و جوار کی اشیا جھلسنے لگیں۔ جب بادشاہ کو اور قوم کو یہ اطمینان ہو گیا کہ اب ابراہیمؑ کے بچنے کی کوئی صورت باقی نہ رہے گی۔ تب ایک گوپھن میں ابراہیم کو بٹھا کر دہکتی ہوئی آگ میں پھینک دیا گیا۔

س اللہ تعالیٰ نے آگ کو کیا حکم دیا؟

ج اللہ تعالیٰ نے آگ کو یہ حکم دیا کہ اے آگ! تو ابراہیمؑ کے لئے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا اس پُر اعجاز واقعہ کا ذکر سورۃ الانبیاء میں آتا ہے۔

ترجمہ ہم نے کہا کہ اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور ابراہیمؑ کے لئے سلامتی کا موجب بن جا اور انہوں نے ایک تدبیر کرنی چاہی۔ بس ہم نے انہیں گھاٹے پانے والے بنا دیا۔

معلوم ہوتا ہے کہ عین اس موقع پر بادل برسا جس نے آگ کو ٹھنڈا کر دیا اور وہ آگ ابراہیم کے لئے "بردو سلام" بن گئی اور حضرت ابراہیم اس آگ میں سے صحیح سلامت نکل آئے۔

سورۃ العنکبوت میں پس اللہ تعالیٰ نے اسے آگ سے نجات دی کے مبارک کلمات آئے ہیں۔

بعض نسخوں میں یہ الفاظ درج ہیں۔

"تجھے کسدیوں کی آگ سے نکال لایا"

(جیوش انسائیکلو پیڈیا زیر لفظ ابراھام)

س حضرت ابراہیمؑ پر جو آگ ٹھنڈی ہوئی تھی۔ آیا وہ آتش ہیزم تھی یا فتنہ و فساد کی آگ تھی؟

ج حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"فتنہ و فساد کی آگ تو ہر نبی کے مقابل میں ہوتی ہے اور وہی ہمیشہ کوئی ایسا رنگ اختیار کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک معجزہ نما طاقت اپنے نبی کی تائید میں اس کے بالمقابل دکھاتا ہے۔ ظاہری آتش کا حضرت ابراہیمؑ پر فرو کر دینا خدا تعالیٰ کے آگے کوئی مشکل امر نہیں۔

(الحکم 10 جون 1907ء)

س حضرت ابراہیمؑ جب آگ میں ڈالے گئے تو آپ کی زبان پر کیا کلمات تھے؟

ج حضرت ابراہیمؑ کو جب آگ میں ڈالا گیا تھا تو آپ کی زبان پر ترجمہ (اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور وہ بہت ہی اچھا کارساز ہے) کے الفاظ تھے۔ حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے جب ابراہیمؑ آگ میں ڈالے گئے تو یہ کہا (-) اور آنحضرت ﷺ نے یہ کلمہ اس وقت ادا کیا جب لوگوں نے آپ سے کہا کہ لوگ تمہارے لئے جمع ہو کر آئے ہیں۔ پس تم ان سے ڈرو۔ پس ان صحابہؓ کا ایمان اس سے زیادہ ہوا اور انہوں نے بھی یہی الفاظ کہے۔

س کیا اس واقعہ کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے اپنی قوم کو بت پرستی سے روکا؟

ج جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو معجزانہ رنگ میں آگ سے بچا لیا تو پھر توحید کے عاشق ابراہیمؑ نے آگ سے نجات پاتے ہی اپنی قوم کو سمجھانا شروع کیا اور کہا کہ تم نے تو بتوں کو اس لئے خدا بنا لیا ہے تاکہ وہ اس دنیا میں تمہارے درمیان محبت پیدا کرنے کا موجب ہو۔ لیکن یہ یاد رکھو کہ یہ بت اس دنیا تک ہی ہیں اگلے جہاں میں یہ تمہیں کوئی فائدہ نہیں دیں گے۔ بلکہ قیامت کے دن پجاری بتوں کے تعلق سے اور بت پجاریوں کے تعلق سے انکار کر دیں گے اور ایک دوسرے پر لعنت ڈالیں گے اور تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہوگا اور ان میں سے کوئی بھی تمہاری مدد کو نہیں آئے گا۔

○○○

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیض محمد صادق ایڈووکیٹ-لندن

کُوچ

یہ دنیا ایک سرائے کی مانند ہے جہاں انسان آتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ سرائے کی بھی مختلف اقسام ہوتی ہیں۔ بعض سرائے درویشانہ ہوتی ہیں بعض امیرانہ اور کسی کو کیسی سرائے نصیب ہوتی ہے۔ یہ اپنی اپنی قسمت ہے۔ لیکن یہ بات حقیقت ہے۔ کہ انسان کو جیسی بھی سرائے نصیب ہو وہ اس کا مستقل ٹھکانہ نہیں ہوتا۔ اس کو کتنی ہی سہولتیں میسر ہوں۔ وہ کتنی ہی تھکان محسوس کرے۔ کتنا ہی اس کا دل اور ٹھہرنے کو چاہے مگر یہ تو اس کی منزل نہیں ہوتی۔ سرائے کوئی بھی ہو ایک عارضی ٹھکانہ ہوتا ہے اور وہ وقت بھی آ جاتا ہے جب اس کے ٹھہرنے کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور کوچ کی گھنٹی بج جاتی ہے وہ اس سرائے فانی کو چھوڑ کر کوچ کر جاتا ہے۔ عام سفر کی صورت میں انسان کتنی تیاریاں کرتا ہے۔ خرید و فروخت' زاد راہ یعنی کھانے پینے کا سامان' بوریا بستر کپڑے' تحفے تحائف' باقاعدہ ایک منصوبہ بنایا جاتا ہے۔ کوئی بسوں ویگنوں میں' کوئی ریل کے مختلف کمپارٹمنٹس میں کوئی کار میں کوئی جہاز میں۔ لیکن اس دنیا اس سرائے فانی سے کوچ کا سفر بھی عجیب ہے۔ نہ کوئی منصوبہ' نہ کوئی ریزرولیشن' نہ زاد راہ نہ بوریا نہ بستر' اچانک ہی کوچ کی گھنٹی بج جاتی ہے۔ کہاوت مشہور ہے سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں۔ کتنے ہی کام ابھی کرنے والے ہوتے ہیں۔ کتنی ہی ذمہ داریاں سر پر ہوتی ہیں۔ کوچ کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ تاہم جب کوچ کی گھنٹی بج جاتی ہے تو ہر قسم کی جائیداد' بینک بیلنس' کاریں' کوٹھیاں عیش و عشرت کے طرح طرح کے سامان دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔ عزیز و اقارب دوست' احباب سجن پیارے سب چھوٹ جاتے ہیں۔ انسان یا کوئی بھی جان دار دکھ تکلیف برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ بھی انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا انجام بخیر ہو۔ تاہم یہ بھی قسمت کی بات ہے کس کا کوچ کس طرح ہوتا ہے۔ کوئی پانی میں ڈوب کر جان دیتا ہے۔ کسی کا ہوائی جہاز منزل پہ پہنچ نہیں پاتا۔ کوئی گولی یا ایکسیڈنٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔ کسی کا دل جواب دے جاتا ہے یا دل کی تکلیف سے اپنے انجام کو پہنچتا ہے۔ کوئی کسی بیماری کا شکار ہو جاتا ہے اور کوئی بڑھاپے کی انتہائی حالت کو پہنچ کر مہینوں چارپائی پر لیٹا اپنی آخری گھڑی کا منتظر رہتا ہے۔

میں خود بھی دس ماہ کا تھا میری والدہ مجھے چھوڑ کر اس جہان فانی سے کوچ کر گئیں۔ اگر میں یہ کہوں کہ وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئیں تو یہ کہنا بھی درست نہ ہو گا۔ دراصل اس دنیائے فانی اس سرائے میں مزید ان کے ٹھہرنے کا وقت نہ تھا اور یہاں ٹھہرنے کی مدت اختتام کو پہنچ گئی تھی اور اگلی دنیا میں کوچ کی گھنٹی بج گئی تھی۔ اس وقت میرے بارے میں سوچ کر ان کا دل کیسے تڑپا ہو گا۔ ان کی روح کتنی بے قرار ہوئی ہو گی مگر کسی کی طاقت نہیں کہ پروردگار عالم کے فیصلے کو بدل سکے۔ اس کی تقدیر کا رخ موڑ سکے۔ ماں کا وجود ایسا ہوتا ہے کہ اسے اپنی تکلیف اپنے دکھ کا اس قدر احساس نہیں ہوتا جس قدر اس کو اپنے بچے کا خیال ہوتا ہے۔ بچے کی فکر ہوتی ہے۔ خود تو کوچ کر گئیں مجھے مالک کل کے سپرد کر گئیں۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں نے اپنے آپ کو دادی اماں کی گود میں پایا۔ میرے خیال میں وہی میری ماں تھیں مجھے احساس نہ ہونے دیا کہ میری ماں درحقیقت کوئی اور ہے۔ مجھے اب تک یاد ہے بہت بچپن کے زمانہ میں 'گرمیوں کی راتوں میں' جب ہمارے گھر ابھی بجلی بھی نہ تھی۔ رات صحن میں سو رہے ہوتے مجھے پنکھا جھل رہی ہوتیں۔ مجھے اپنے دامن کی ٹھنڈی ہوا دے رہی ہوتیں۔ اگرچہ حقیقت سے آنکھیں چرائے ہوئے ہیں زیادہ پڑھی لکھی نہ تھیں مگر کلام پاک سے جیسے عشق تھا۔ روزانہ صبح ہی صبح پروردگار عالم کے آگے جھکنے کے بعد چکی پیسنے بیٹھ جاتیں اور پھر تلاوت شروع کر دیتیں۔ شروع شروع میں جب سکول جانے سے گھبراتا تو زبردستی کھینچ کر لے جاتیں۔ گھسیٹنا بھی پڑتا تو کسر اٹھا نہ رکھتیں۔ کہتیں سکول سے پڑھ کر آؤ گے تو پیار کروں گی۔ اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دوں گی۔ ہر روز کسی کے گھر سے نئی سے نئی دعا سیکھ کر آتیں۔ تسبیح ضرور کرتیں۔ پانچ وقت کے علاوہ سحری سے قبل اور صبح دس بجے کے قریب عبادت ضرور کرتیں۔ بہت نیک اور صالح عورت تھیں۔ تقریباً سو سال عمر پائی۔ جب وہ کوچ کر گئیں اس وقت میں پڑھائی ختم کر چکا تھا۔ میں سوچتا ہوں اگر وہ مجھے زبردستی سکول چھوڑ کر نہ آتیں تو شاید میں پڑھ نہ پاتا۔ آج بھی جب کبھی ان کے دامن کی ٹھنڈی ہوا یاد آتی ہے تو چند آنسو بہا کر دل ٹھنڈا کر لیتا ہوں۔ تنہائی میں ہر کسی سے علیحدہ ہو کر میں ابھی اس سرائے فانی میں ستا رہا ہوں۔ بھاگ دوڑ میں ہی وقت بیت گیا۔ غالب نے کہا تھا اور ٹھیک ہی کہا تھا۔

جان دی' دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

غالب نے یہ شعر اپنی زندگی ہی میں کہا تھا۔ میں بھی زندگی میں' زندگی کے اس موڑ پر اکثر و بیشتر یہی شعر دہراتا ہوں۔ سوچتا ہوں کہ کوچ کا وقت قریب ہے۔ اس سرائے فانی سے رخصت کی گھنٹی بجنے والی ہے۔ کب اور کہاں' اس کا علم نہیں۔ زاد راہ تو کچھ بھی نہ ہو گا۔ تاہم یہ خیال آتا ہے کہ اس سرائے فانی میں بسر اوقات کرنے کے لئے جہاں تک ممکن ہو سکتا ہاتھ پاؤں مارے۔ تاہم سوچ یہ آتی ہے کہ اپنی منزل کے لئے' اگلی دنیا کے لئے کیا کمایا۔ جب اس کمائی کو سمیٹنے کی کوشش کرتا ہوں تو ہاتھ کچھ نہیں آتا۔ پروردگار عالم سے معافی کا بخشش کا طلبگار رہتا ہوں۔ کتنے اچھے ہوتے ہیں وہ لوگ جو شروع ہی سے دنیا کا نہیں آخرت کا سوچتے ہیں۔

در جوانی توبہ کردن شیوہ پیغمبری

جو مال مجھے اکٹھا کرنا چاہئے تھا اس سے ہاتھ خالی ہیں اور جن چیزوں کے لئے زندگی بھر تگ و دو کی وہ اب بیکار نظر آتی ہیں۔ ان کی طرف دیکھنے کو دل نہیں کرتا کیونکہ جونہی کوچ کی گھنٹی بجی یہ سب کچھ اس سرائے فانی میں رہ جائے گا۔ میرا مشورہ سب کو یہ ہے کہ شروع ہی سے اگلے جہان کے لئے مال کمانا شروع کر دیں۔ اس سرائے میں ٹھہرنے کے دوران وقت بتانے کے لئے تگ و دو ضرور کریں مگر ساتھ ساتھ اگلے جہان کے لئے بھی کچھ نہ کچھ اکٹھا کرتے رہیں قبل اس کے کہ کوچ کا وقت آ پہنچے۔ مذہب تو دنیا میں بہت ہیں تاہم سبھی مذہب پروردگار عالم تک پہنچنے کا پتہ ضرور بتاتے ہیں۔ اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مختلف طریقے بتاتے ہیں۔ تمام مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ انسان میں انسانیت ضرور ہونی چاہئے۔

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو

آج جا بجا ایک انسان دوسرے انسان کا دشمن نظر آتا ہے۔ پاکستان ہی کو لے لیجئے۔ جگہ جگہ ایک مسلمان دوسرے کا خون کر رہا ہے۔ جگہ جگہ ڈاکے پڑ رہے ہیں۔ لوگوں کی عزتیں محفوظ نہیں۔ کہیں دنگا فساد کہیں دشنام طرازی۔ مسجدوں میں گلیوں میں بازاروں میں گولیاں برس رہی ہیں۔ سربریدہ لاشے مل رہے ہیں۔ ہاتھ پاؤں بندھے بوری میں بند' مل جل کر رہنے کے حالات نظر نہیں آتے۔ انسان میں انسانیت نہیں رہی۔ کس بے قدری اور بے دردی کا زمانہ آگیا ہے۔ اگر انسان میں انسانیت نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں۔ میں کہتا ہوں آیئے مل جل کر رہیں۔ کسی کا دل نہ دکھائیں۔ ظلم بربریت چھوڑ دیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ خوش ہو اور ہماری کوتاہیوں کو غفلتوں کو معاف فرما دے۔ ہر طرف امن اور آشتی ہو۔ یہ اپنا ملک پاکستان پھلے پھولے۔ ترقی کی راہ پر گامزن ہو۔ لڑائی جھگڑے' قتل و غارت سے باز آ جائیں۔ جلدی کریں' دیر نہ کریں۔ یہ سمجھ لیں کہ موت سر پر کھڑی ہے۔ کوچ کی گھنٹی بجنے والی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہماری راہنمائی فرمائے۔ ہمیں اس کی توفیق بخشے۔

(ڈیلی جنگ لندن 22 جولائی 1996ء)

اخبارات میں ہے

کولمبیا یونیورسٹی (امریکہ) میں جنوبی ایشیا کی تاریخ کی پروفیسر عائشہ جلال نے روزنامہ جنگ کی لیڈی رپورٹر کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان سے پہلے مسلمانوں میں جو اختلافات تھے پاکستان بننے کے بعد بڑھتے گئے اور بالآخر ہم اپنے ملک کا ایک حصہ گنوا بیٹھے۔ ہماری تاریخ میں بہت زیادہ جھوٹ ہے۔ اس میں آئیڈیل کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے اور حقائق کو کم۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہماری ساری سوچیں اجتماعی ہیں لیکن ہماری سیاست انفرادی ہے۔ پنجاب میں تقسیم سے پہلے بھی اور اب بھی شہری لوگوں کو دبایا گیا۔ جس سے زیادہ پڑھے لکھے لوگ سامنے نہیں آئے۔ تحریک پاکستان کے دوران پنجاب پریس کا کردار بہت جاندار تھا۔ لیکن ان لوگوں کو بھی سیاست میں آگے نہیں آنے دیا گیا۔ اس وقت جس مسلم قومیت کی بات ہوئی اس میں پورے ہندوستان کے مسلمان شامل تھے۔ لیکن جو چیز ہمیں ملی وہ بہت محدود تھی۔ پھر بنگلہ دیش بننے سے حالات مزید خراب ہو گئے۔ اقلیتوں کے ساتھ پاکستان میں جو سلوک کیا جاتا ہے وہ قابل مذمت ہے۔ انہوں نے کہا جس دو قومی نظریہ کے ماتحت پاکستان وجود میں آیا تھا۔ آج ضروریات تبدیل ہو گئی ہیں۔ اس وقت جداگانہ انتخابات کی ضرورت تھی آج نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے ترقی نہ کرنے کی وجہ تعلیم کی کمی ہے۔ انگریزوں نے اور پھر بیوروکریسی نے لوگوں کو نالائق رکھا۔ بچوں کو پہلے تین سال مادری زبان میں تعلیم دینی چاہئے اور انگریزی کو زبان کے طور پر پڑھایا جائے۔ پاکستان میں جس کے پاس سفارش نہیں ہے اس کے حالات بہت خراب ہیں۔ یہ نہیں کہ باقی دنیا کے حالات بہت بہتر ہیں۔ لیکن فرق ضرور ہے۔ کچھ کام میرٹ پر ضرور ہوتا ہے جب پاکستان بنا تو اس پر دفاع کا اتنا بوجھ تھا۔ جتنا غیر منقسم ہندوستان پر تھا۔ جس نے سیاسی نظام کو بری طرح متاثر کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان بننے کے بعد ملٹری اور بیوروکریسی کی بالادستی رہی ہے۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ سیاست دان پاور میں آئیں۔ اور مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی وجوہات میں یہ نکتہ بہت اہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا بھر میں عورتوں کو بہت سے مسائل کا سامنا ہے برطانیہ میں عورتیں بہت زیادہ گھریلو تشدد کا شکار ہیں۔ پاکستان میں غریب عورت بہت پس رہی ہے۔ لیکن تبدیلی ضرور آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سی-ٹی-بی-ٹی-پر پاکستان کو اس صورت میں سائن کرنا چاہئے۔ اگر ہندوستان کرے گا۔ علاقے میں امن و امان ہو تو ایٹمی ہتھیاروں کی کیا ضرورت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

حماس کی دھمکی

فلسطینیوں کی انتہا پسند تنظیم نے اپنی کارروائیوں سے ایک عرصے سے اسرائیلیوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ فلسطینی خود مختار اتھارٹی کے قیام تک پہنچنے میں اسرائیل پر جن محرکات نے نمایاں دباؤ ڈالا ان میں حماس کی کارروائیاں بھی نمایاں رہی تھیں۔ فلسطینی لیڈر یاسر عرفات کو بھی حماس کی کارروائیوں کے ضمن میں اپنی مقبولیت کو خطرہ درپیش تھا۔ اسرائیلیوں کو یہ بھی خدشہ تھا کہ حماس کی مقبولیت بڑھتی رہی تو اعتدال پسند یاسر عرفات سے بات کرنے کا موقع کہیں ہاتھ سے نکل نہ جائے۔

فلسطینی خود مختار اتھارٹی کے قیام کے بعد جو عام انتخابات ہوئے ان میں حماس کی غیر مقبولیت تو ظاہر ہو گئی لیکن یہ امر سب کو تسلیم کرنا پڑا کہ اسرائیل کی دکھتی رگ حماس ہی ہیں۔ حماس نے فلسطینی خود مختاری کے معاہدے کو رد کر دیا تھا اور یہودیوں کے خلاف مسلح جدوجہد کو جاری رکھنے کا اعلان کیا تھا۔

زمین کے بدلے امن کے اصول کو لے کر آگے بڑھنے والے رابین اور شمعون پیریز کی حکومت کے خاتمے میں حماس کی انتہا پسندانہ کارروائیوں کا ہاتھ تھا۔ کیونکہ حماس کے بم دھماکوں نے عام اسرائیلی کو یہ یقین دلا دیا تھا کہ فلسطینیوں سے امن کے معاہدے حقیقی امن لانے میں موثر ثابت نہیں ہوئے۔ چنانچہ اعتدال پسندوں کی نہ سنی گئی اور اسرائیل میں انتہا پسند برسر اقتدار آ گئے۔ اس پہلو سے دیکھا جائے تو حماس کی کارروائیاں فلسطینی عربوں اور دیگر عالم عرب کے لئے نقصان دہ ثابت ہو رہی ہیں۔

اسرائیل میں نئی انتہا پسند حکومت کے قیام کے بعد سے حماس خاموش تھے لیکن اب وہ ایک بار پھر متحرک ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ اس تنظیم نے جہاں اسرائیل کے خلاف مزید حملوں کا اعلان کیا ہے وہیں خود مختار فلسطینی اتھارٹی کے خلاف بغاوت کی بھی اپیل ہے۔ فلسطینیوں میں حماس کبھی بھی مقبولیت حاصل نہیں کر سکی کیونکہ اس کی انتہا پسندانہ کارروائیوں سے عام فلسطینیوں کو ہمیشہ مشکلات لاحق ہوتی رہی ہیں۔

لیکن حماس نے فلسطینی اتھارٹی کے خلاف جو اپیل کی ہے اس سے پہلے فلسطینی مظاہرین کا فلسطینی پولیس سے دو بار تصادم ہو چکا ہے۔ یہ مظاہرے ایک قیدی کی پولیس کے ہاتھوں ہلاکت کے بعد شروع ہوئے۔

دریں اثناء فلسطین کے صدر مسٹر یاسر عرفات نے اس انتہا پسند تنظیم کے 23 قیدیوں کی رہائی کا حکم دیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ حماس کی فلسطینی اتھارٹی کے ساتھ ناراضگی کو ختم کیا جائے۔ یاد رہے کہ مغربی کنارے میں حماس نے دھمکی دی تھی کہ اگر ان کے کارکنوں کو رہا نہ کیا گیا تو وہ یاسر عرفات حکومت کے خلاف مہم چلائیں گے۔ علاوہ ازیں صدر یاسر عرفات نے حماس تنظیم کے ایک کارکن کو جو فلسطینی پولیس کے ہاتھوں مارا گیا تھا شہید قرار دیا ہے اور اس کے خاندان کو معاوضہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

○○○

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی ناکامی

مقبوضہ کشمیر میں آزادی کی حالیہ تحریک کو شروع ہوئے 8-9 سال ہونے کو آ رہے ہیں۔ اس وقت بھارتی فوج کی تعداد بڑھتے بڑھتے 6 لاکھ تک پہنچ ہو گئی ہے۔ اس بھاری فوجی تعداد کی موجودگی کے باوجود کشمیر میں آزادی کی جدوجہد بدستور جاری ہے۔ اور آزادی کی تمنا میں اہل کشمیر اپنے سپوتوں کی جانوں کی قربانیاں بلا دریغ پیش کرتے جا رہے ہیں۔

بھارت کے وزیر داخلہ مسٹر اندر جیت گپتا نے گزشتہ روز یہ اعتراف کیا کہ مقبوضہ جموں و کشمیر میں بھارتی فوج کی بھاری تعداد تعینات کرنے کے باوجود وادی میں امن و امان کی صورت حال روز بروز خراب سے خراب ہوتی جا رہی ہے۔ اور یہ کہ بھارتی فوج مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کو کچلنے میں ناکام ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وادی میں جو بھی غیر ملکی سیاح جاتے ہیں حریت پسند انہیں اغوا کر لیتے ہیں۔

○○○

سعودی وزیر دفاع کا دعویٰ

سعودی عرب میں ریاض کے بعد دہران میں امریکی فوجوں کے مرکز میں بم کا دھماکا ہوا۔ اور بڑی تعداد میں امریکی فوجی جان ہار گئے۔ ان واقعات کے باوجود سعودی عرب کے وزیر دفاع شہزادہ عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز نے مڈل ایسٹ براڈ کاسٹنگ سنٹر کو ایک گفتگو میں بتایا کہ سعودی عرب دنیا بھر کے ممالک میں ایک مستحکم اور محفوظ ترین ملک ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ سعودی عرب میں قوانین قرآن و سنت کے مطابق ہیں۔

انہوں نے کہا کہ حالیہ دنوں میں ریاض اور دہران میں بموں کے جو دھماکے ہوئے ہیں ان سے سعودی عرب کے استحکام پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ انہوں نے کہا کہ ریاض میں بم دھماکے کے مجرموں کو سزا دی جا چکی ہے اور دہران میں بم دھماکہ کے ملزمان بھی جلد پکڑ لئے جائیں گے۔ اور انہیں کیفر کردار تک پہنچا دیا جائے گا۔

○○○

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 17- اگست 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس - حضرت صاحب کے ساتھ (نیا)
1-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب
1-30 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ
2-30 فرنچ سیکھئے
3-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔تقریر "دعا کی قبولیت" از لئیق احمد طاہر صاحب
6-30 متفرق پروگرام
7-00 (صبح) اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
8-00 فرنچ سیکھئے (دوبارہ)
8-30 متفرق پروگرام
9-00 ملاقات - حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات (دوبارہ)
11-00 طبی معاملات - از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
12-00 (دوپہر) خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس - حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کس اتھ (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 محفل سوال و جواب- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ - ناصرات اجتماع 95-10-28
6-00 (شام) حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ بچوں کی ملاقات
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے
8-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
9-00 عربی پروگرام- تشریح کلام الٰہی
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی - سبق نمبر 36 (نیا)
11-00 جرمن پروگرام

اتوار 18- اگست 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (دوبارہ)
1-00 دین حق کی تعلیمات - روحانی خزائن- از بی اے رفیق
2-00 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی بچوں سے ملاقات
3-00 چینی زبان سیکھئے
3-30 حکایات شیریں (نیا)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- سبق نمبر 36 (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 ہمارے دوستوں سے ملئے
7-00 (صبح) اردو کلاس- حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ
8-00 چینی زبان سیکھئے (دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں (دوبارہ)
9-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر 36 (دوبارہ)
11-00 دین حق کی تعلیمات - روحانی خزائن
11-30 احمدیت کی تاریخ سے ایک ورق از بی اے رفیق صاحب
12-00 (دوپہر) سرائیکی پروگرام
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس - حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 سوال و جواب- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 95-3-26
6-00 (شام) ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
7-00 اراؤنڈ دی گلوب
8-00 لقاء مع العرب
9-00 البانین پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر - حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات
11-00 جرمن پروگرام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار 11- اگست 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ

1-00 دینی تعلیمات

2-00 بچوں کی حضرت صاحب سے ملاقات

3-00 چینی زبان سیکھئے

3-30 حکایات شیریں

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

4-30 چلڈرنز کارنر-

5-00 لقاء مع العرب

6-00 الزامات کے جواب- سیشن دوم 19-1-94

7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ

8-00 چینی زبان سیکھئے

8-30 حکایات شیریں

9-00 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے بچوں کی ملاقات

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر-

11-00 دینی تعلیمات- روحانی خزائن

11-30 متفرق پروگرام

12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام

1-00 خطبہ-96-5-24

2-00 انگریزی دان دوستوں سے حضرت صاحب کی ملاقات

3-00 اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

5-00 خطبہ-96-5-24

6-00 انگریزی دان دوستوں سے حضرت صاحب کی ملاقات

7-00 اراؤنڈ دی گلوب

8-00 لقاء مع العرب

9-00 البانین پروگرام- مجلس سوال و جواب 94-9-1 حصہ سوم

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر-

11-00 خطبہ-96-5-24 جرمن ترجمہ کے ساتھ

اعلان داخلہ

○ لاہور کالج برائے خواتین نے ایم اے / ایم ایس سی میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے- یہ داخلہ باٹنی' فزکس' سیاسیات' میتھ' نفسیات' اکنامکس' اسلامیات' فائن آرٹس' انگریزی اور اردو میں دیا جائے گا- داخلہ سے قبل ٹیسٹ اور انٹرویو دینا لازمی ہوگا- فارم 10 سے 17- اگست 96ء کے درمیان کالج دفتر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں- 17- اگست کے بعد کوئی فارم وصول نہیں کیا جائے گا-

درخواست دعا

○ مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رفیع صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے-

○ مکرم صوفی غلام محمد صاحب آف صدر گوگیرہ عرصہ دو ماہ سے گردہ کا اپریشن ہونے کے بعد اب سانس کی تکلیف میں مبتلا ہیں درخواست دعا ہے-

○ مکرم محمد ارشد مانگٹ صاحب کے بیٹے عزیز دانیال کی چند روز قبل ایک موٹر سائیکل کے حادثہ میں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی- وہ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں- احباب سے درخواست دعا ہے-

مشرقی یورپ میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع

○ اس سال بھی حسب سابق طلبہ کے لئے مشرقی یورپ میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع مہیا ہیں- میڈیکل اور نان میڈیکل کے مضامین میں وہاں Specialisation ہو سکتی ہے- امیدوار طلبہ کا کم از کم F.Sc (ایف ایس سی) ہونا لازمی ہے-

خواہش مند طلبہ فوری طور پر اپنے امیر صاحب ضلع سے رابطہ کرکے ان سے معلومات حاصل کر لیں- اور ان کی تصدیق کے ہمراہ اپنی درخواستیں 20- اگست تک وکالت تبشیر میں پہنچادیں-

اعلان داخلہ

○ ہمدرد یونیورسٹی کراچی کے انسٹی ٹیوٹ آف مینیجمنٹ سائنسز نے تین سالہ BBA کورس میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں- وہ طلبہ جو انٹرمیڈیٹ پاس ہیں درخواست دینے کے اہل ہیں- داخلہ سے قبل ایک ٹیسٹ پاس کرنا لازمی ہوگا- داخلہ فارم کراچی' لاہور' راولپنڈی اور پشاور کے ہمدرد سینٹرز سے -/250 کے عوض دستیاب ہیں- داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 21- اگست 96ء ہے-

○ انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ پنجاب یونیورسٹی نے 98-1996ء کے سیشن میں داخلہ کے لئے مندرجہ ذیل ماسٹر پروگرام کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1- ایلیمنٹری ایجوکیشن 2- سیکنڈری ایجوکیشن- 3- اسلامک ایجوکیشن 4- بزنس ایجوکیشن 5- سائنس ایجوکیشن- 6- ماسٹرز ٹیکنالوجی ایجوکیشن

پراسپکٹس اور درخواست فارم انسٹی ٹیوٹ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں- چند زائد سیٹیں سیلف فنانس کی بنیاد پر بھی آفر کی جارہی ہیں:-

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 21- اگست 1996ء مقرر ہے-

داخلہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

○ پنجاب یونیورسٹی لاہور نے تعلیمی سال 96-95ء میں ایم اے اور M.Sc سال اول میں مختلف مضامین میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں- داخلہ فارم 12- تا 21- اگست کے درمیان متعلقہ شعبہ جات / اداروں کے دفاتر سے حبیب بینک کی شاخوں سے دستیاب ہونگے- ہر لحاظ سے مکمل درخواستیں متعلقہ شعبہ / ادارہ میں بروز سوموار 21- اگست 96ء دو بجے بعد از دوپہر تک پہنچ جانی چاہئے- داخلہ فارم کی قیمت 10 روپے اور داخلہ قوانین برائے 96ء کی قیمت 30 روپے ہے-

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

کرنے والے کے خلاف وعدہ پر ان کو کیسا دکھ ہوتا ہے- مگر محمد رسول اللہ ﷺ کے ماننے والے مذہبی حیثیت سے اپنے پاک اور ثابت شدہ بین اور روشن عقائد اور اصول مذہب کے لحاظ سے کل دنیا پر فضلیت رکھتے ہیں- کیا خدا تعالیٰ کی حضور کوئی صرف دعوے سے افضل ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں- خدا تعالیٰ مخفی در مخفی ارادوں اور نیتوں کو جانتا ہے- اس کی حضور نفاق کام نہیں آسکتا- (-) سلامتی ہو- انکار نہ ہو- خدا سے سچی محبت ہو- اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی اور خیر خواہی ہو- امر بالمعروف کرنے والا اور ناھی عن المنکر ہو- بدی کا دشمن' راستبازوں کا محب ہو- خدا تعالیٰ سے غافل اور بے پرواہ نہ ہو- یہ منشائے (دین حق) ہے- پس یاد رکھو کہ عقائد کے لحاظ سے دنیا میں بے نظیر چیز (دین حق) ہے- میں راستی سے کہتا ہوں کہ ایمان کے لحاظ سے- اعمال کے لحاظ سے دنیا میں کوئی مذہب (دین حق) سے مقابلہ نہیں کر سکتا- مگر میں یہ بھی ساتھ ہی کہوں گا کہ (دین حق) ہو- (دین حق) نہ ہو- (-) ساری توجہ خدا تعالیٰ ہی کی طرف لگا دیوے- اور ایسے طریق پر کہ گویا وہ خدا کو دیکھ رہا ہے- یا کم از کم اتنا ہی ہو کہ اس بات کو کامل طور پر سمجھے کہ خدا مجھ کو دیکھ رہا ہے-

(از خطبہ یکم شوال 1316 ہجری)

بقیہ صفحہ 3

کرنے والے ہوں- احمدیت کی عزیز ترین نعمت ہمیں آپ ہی کے طفیل میسر آئی- خدا ہمیں توفیق دے کہ ہم اس جھنڈے کو مضبوطی کے ساتھ بلند کئے رکھیں جیسے وہ زندگی بھر ہر قیمت پر بلند کئے رہے- احمدیت ان کا ایمان اور ان کی جان تھی- خدا کرے اسی پر ہمارا بھی خاتمہ بالخیر ہو- آمین

بقیہ صفحہ 3

نہیں کرتے- ان کا دل اندر سے کڑھتا ہے مگر وہ کچھ نہیں کر سکتے- نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بری صحبت میں بیٹھنے لگ جاتے ہیں اور اخلاقی لحاظ سے نقصان اٹھاتے ہیں- اسی طرح اور بیسیوں خرابیاں ہیں جو اس لئے پیدا نہیں ہوتیں کہ لڑکے کھیلتے ہیں بلکہ اس لئے پیدا ہوتی ہیں کہ کھیلوں میں انکی نگرانی نہیں کی جاتی-

پس خدام الاحمدیہ کا فرض ہوگا کہ وہ کھیلوں میں اطفال کی نگرانی کریں اور نہ صرف پہلے سے زیادہ اچھی اور زیادہ عمدہ کھیلیں انہیں کھلائی جائیں- بلکہ ایسی نئی نئی کھیلیں ایجاد کی جائیں جو بچوں کی دلچسپی کا موجب ہوں- اور ان کی آئندہ ترقی کے لئے مفید ہوں ... اگر خدام الاحمدیہ چاہیں تو وہ آنکھوں اور کانوں اور ناک اور زبان کے ٹیسٹ کے متعلق ایسی ایسی دلچسپ کھیلیں ایجاد کر سکتے ہیں- کہ لڑکے ٹوٹ پڑیں اور وہ بڑے شوق سے ان میں حصہ لینے لگ جائیں- یہ امر یاد رکھو کہ (دین حق) ہرگز یہ نہیں کہتا کہ تم اپنے لڑکوں کو افسردہ دل اور افسردہ دماغ بناؤ- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق بھی ثابت ہے کہ آپ بچپن میں کبھی چڑیوں کا شکار کرتے کبھی غلیلیں بناتے اور کبھی سواری سیکھتے ... پس اطفال الاحمدیہ کا قیام صرف اس لئے نہیں ہوا کہ اطفال جمع ہوں اور یہ دیکھ لیا جائے کہ وہ (عبادت کرتے) ہیں یا نہیں- بے شک (عبادت کرنا) بھی اطفال کے لئے ضروری ہے- لیکن جو بچے (عبادت نہیں کرتے) در حقیقت ان کے ماں باپ مجرم ہوتے ہیں مگر بہرحال یہ ایسی چیز ہے جس کی نگرانی ان کے ماں باپ کر سکتے ہیں- انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ جو مدد دے سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ کھیل کود کے وقت ان کی نگرانی کریں- جبکہ بچوں کے ماں باپ ان کے ساتھ نہیں ہوتے- اگر یہ کام کیا جائے تو ہمارے بچے زیادہ عقل زیادہ سمجھ فہم اور زیادہ فراست والے پیدا ہو سکتے ہیں-"

("سوانح فضل عمر" جلد سوم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 10- اگست-1996ء
درجہ حرارت کم ازکم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بھارت کے ساتھ اس وقت جنگ نہ کرنے کا معاہدہ نہیں کیا جا سکتا اس سے یہ تاثر دیا جانا مقصود ہے کہ حالات معمول پر ہیں جبکہ پاکستان اور بھارت کے درمیان بنیادی تنازعہ کشمیر ابھی تک حل نہیں ہوا۔

○ وزیر اعظم نے ایک بار پھر اپوزیشن کو مذاکرات کی پیشکش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت تمام مسائل باہمی اتفاق رائے سے حل کرنا چاہتی ہے۔ قومی اہمیت کے امور پر اتفاق رائے چاہتی ہے۔ قومی اہمیت کے امور پر اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ اپوزیشن نے کبھی مذاکرات کی پیشکش کا مثبت جواب نہیں دیا۔ ملک میں جمہوریت بحال ہو چکی ہے۔ اپوزیشن مذاکرات کی میز پر آئے تاکہ ملک کو درپیش تمام مسائل حل کئے جاسکیں۔ انہوں نے کہا کہ ملکی تاریخ میں ہم نے پہلی بار بیرونی قرضوں کی ادائیگی شروع کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ملک کو قرضوں سے نجات دلانا چاہتے ہیں۔

○ وزیر اعظم نے پشاور میں تعمیر ہونے والے 500 کلوواٹ کے نئے گرڈ سٹیشن کا افتتاح کیا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ سلامتی کے تقاضے پورے کئے بغیر بھارت سے عدم جارحیت کا معاہدہ خودکشی ہوگا۔ جب تک مسئلہ کشمیر حل نہیں ہو جاتا اور بھارت ہماری سرحدوں سے میزائل نہیں ہٹالیتا۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہیں کئے جاسکتے۔

○ صدر مملکت سے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے طویل ملاقات کی۔ یہ ملاقات چیف جسٹس کی درخواست پر ہوئی۔ ملاقات کے دوران متاثرہ ججوں کے معاملے پر غور کیا گیا۔ ملاقات کے دوران مختلف آئینی امور پر غور کیا گیا۔ صدر نے چیف جسٹس کو یقین دلایا کہ حکومت سپریم کورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد کے لئے ٹھوس اقدامات کرے گی۔ ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ صدر لغاری چیف جسٹس سے ملاقات کے نتیجے میں نااہل قرار دیئے جانے والے ججوں کے بارے میں نوٹیفیکیشن جاری کریں گے۔ چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کے بارے میں کہا گیا کہ انہوں نے صدر سے کہا ہے کہ حکومت کی انتقامی کارروائیاں توہین عدالت ہیں۔ جسٹس شفیع محمدی بعض حلقوں کی ایماء پر تنقید کر رہے ہیں۔

○ لاہور میں شادمان چوک کے قریب ایک کیش ویگن کو لوٹنے اور اس دوران تین افراد کی ہلاکت کے واقعے کے بعد ایس ایس پی لاہور نے شادمان مجاہد پولیس سٹیشن کے ایس ایچ او سمیت تمام عملہ کو معطل کر کے لائن حاضر کر دیا ہے۔ اس ڈاکے میں لوٹی گئی رقم 38 لاکھ روپے بتائی گئی ہے۔ ڈاکوؤں کے تصویر خاکے جاری کر دیئے گئے ہیں۔ یہ ڈاکو کھاتے پیتے گھرانوں کے نوجوان لگتے ہیں۔

○ کلورکوٹ کے قریب دریائے سندھ میں کشتی الٹنے سے 6۔ افراد ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔ 6۔ افراد کو بچا لیا گیا۔ حادثہ کنارے سے صرف چند فٹ دور پیش آیا۔

○ کراچی میں ایم کیو ایم حقیقی کے لیاری سیکٹر پر چھاپہ مار کر 13۔ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ بھاری اسلحہ بھی برآمد ہوا۔ گرفتار شدگان میں سے 5 کو بعد ازاں رہا کر دیا گیا۔

○ آئی بی کے سابق سربراہ بریگیڈیئر امتیاز کی رہائش گاہ پر 8 اور 9۔ اگست کی درمیانی رات پولیس اور ایف آئی اے نے چھاپہ مارا اور چار گھنٹے کی تفصیلی تلاشی کے بعد دو بریف کیس برآمد کئے۔ بریگیڈیئر امتیاز نے کہا کہ یہ دونوں بریف کیس ایف آئی اے کے حکام اپنے ساتھ ہی لائے تھے۔

○ سپریم کورٹ بار کی طرف سے چیف جسٹس کی گاڑی کے لئے پٹرول کوٹہ محدود کرنے کی مذمت کی گئی ہے۔ بار نے کہا ہے کہ یہ انتقامی کارروائیاں توہین عدالت ہیں۔ بار نے پابندیوں کے برابر اخراجات ادا کرنے کی پیشکش کی ہے۔

○ عالمی بینک کے نائب صدر شاہد جاوید برکی نے کہا ہے کہ کشمیر اور دیگر مسائل حل ہونے تک دفاعی اخراجات میں کمی ملکی مفاد میں نہیں۔ اقتصادی حالات خراب ہیں۔ تجارتی خسارہ 4۔ ارب ڈالر تک پہنچ گیا ہے۔

○ فیصل آباد میں جی پی او میں 12 پارسلوں سے 15 کروڑ روپے کی ہیروئن برآمد ہوئی۔ لکڑی کے 12 آرائشی پیالوں کے خفیہ خانوں میں بند 10۔ کلو ہیروئن مغربی افریقہ کے ایک ملک کے لئے بک کروائی گئی تھی۔ بک کروانے والا ملزم گرفتاری سے پہلے فرار ہو گیا۔

○ ہارون آباد سے لاہور آنے والی بس کو اغوا کر کے لوٹ لیا گیا۔ پانچ ڈاکو رات ایک بجے بس کو اسلحہ کی نوک پر ملک نہر کے قریب دو کلومیٹر دور ویرانے میں لے گئے۔ اور ایک ایک مسافر کی تلاشی لے کر نقدی زیورات چھین لئے۔ اور رات کی تاریکی میں فرار ہو گئے۔

○ چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی میں شدید جنگ کے بعد مزید دو شہروں پر مجاہدین نے قبضہ کر لیا ہے۔ چیچنیا کے دوسرے بڑے شہر آرگن میں بھی شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ گورس میں روسی فوج ہیڈ کوارٹر سے پسپا ہو گئی۔ امریکہ نے اس لڑائی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ گروزنی موت کا کنواں بن گیا ہے۔ تاہم امریکہ نے اس کو روس کا داخلی معاملہ قرار دیا ہے۔

○ روس کے صدر بورس یلسن نے بیماری کے عالم میں اپنے عہدے کی دوسری چار سالہ مدت کا حلف اٹھا لیا ہے۔ انہوں نے صرف حلف اٹھایا اور کوئی تقریر نہ کی۔ ان کی آواز بہت مدہم تھی۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ محض وزیر اعظم کو ہٹا دینے سے حالات تبدیل نہیں ہوں گے۔

○ بھارت کے وزیر اعظم مسٹر دیوگوڑا نے کہا ہے کہ پاکستان بھارت سے مذاکرات کے لئے تیار نہیں ہے۔ دو طرفہ مسائل حل کرنے کے لئے میں نے بات چیت کی جو پیشکش کی تھی اس کا کوئی جواب نہیں ملا۔ انہوں نے کہا ہم مقبوضہ کشمیر میں جاری جدوجہد آزادی کو تقویت حاصل نہیں ہونے دیں گے۔ مجاہدین کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا جائے گا۔

○ ایک بھارتی اخبار نے خبر دی ہے کہ بھارت اگنی میزائیلوں کے لئے زیر زمین ایٹمی تجربہ کرے گا۔

○ کل جماعتی حریت کانفرنس نے امریکی سفیر فرینک وائزنر اور سابق بھارتی وزیر اعظم وی پی سنگھ سے ملاقات کرنے کے جرم میں کانفرنس کے رکن شبیر شاہ کی رکنیت معطل کر دی ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کے موقع پر مزید 70 ہزار بھارتی فوج طلب کر لی گئی ہے۔

○ امریکی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ بھارت ضد چھوڑ دے۔ گاندھی بھی ایٹمی دھماکوں کے خلاف تھے۔

○ گوجرانوالہ کے سابق ایم این اے اشرف وڑائچ کو گوجرانوالہ سے قلعہ دیدار سنگھ کے راستے میں قتل کر دیا گیا۔

○ بھارت کے سٹار بیٹسمین ساچن ٹنڈولکر کو بھارتی کرکٹ ٹیم کا نیا کپتان بنا دیا گیا ہے۔ سابق کپتان محمد اظہرالدین ٹیم میں کھیلتے رہیں گے۔

○ سپریم کورٹ نے شریعت کورٹ کے جج مسٹر جسٹس شفیع محمدی کو توہین عدالت کے الزام میں ذاتی وضاحت کے لئے طلب کر لیا ہے۔ تاہم ابھی اس کی تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔ سپریم کورٹ کے ڈویژن بنچ نے فیصلے کے متنازعہ حصوں کی اشاعت پر پابندی لگا دی ہے۔ ایک حاضر سروس جج کو عدالت میں طلب کرنے کو برصغیر میں عدالتی تاریخ کا منفرد واقعہ قرار دیا گیا ہے۔

○ کمشنر سرگودھا کے قتل کے کیس میں حرکت الانصار پنجاب کے امیر کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

مردوں کیلئے خاص دوائیں
سفوف بنولہ • سفوف تالمکھانہ
زدجام عشق خاص • حب اکسیر الرجال
امساکین • حب مقوی
مزید مشورہ و علاج کے لئے مطب میں
تشریف لائیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون : 211538

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
دوکان: 212837
گھر: 212175
پروپرائیٹرز
میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ

بیرون ممالک کے خصوصی رعایتی ٹکٹ اور سفری سہولیات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
3-A بیول پلازہ فضل الحق روڈ
بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر
275757
294930
270704
ٹیلیکس TIX-54592 PD .ISO

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534